شعاعین

انبیا علیہم السلام کا بعد وصال حج و عمرہ کرنے کا ثبوت

محمد عبد السبحان مصباحی

تمام صحابۂ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین اور امت کے متقدمین و متاخرین علماے کرام و فقہاے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور سرور کون و مکاں نبی معظم ﷺ اور دیگر تمام انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اپنے اپنے روضۂ مبارک میں جسموں کے ساتھ زندہ، باحیات ہیں۔ انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ خورد و نوش کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور حج و عمرہ ادا کرتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے:

ان أبي الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ: أكثروا الصلاة علي يوم الجمعة، مشهود تشهده الملائكة. وإن أحداً يُصلي عليّ إلا عُرِضَتْ عَلَيَّ صلاته حتىٰ يَفْرُغَ مِنها. قال: قلت: وبعد الموت؟ قال: وبعد الموت. إن الله حَرَّمَ على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء. فنبي الله حي يرزق. (سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب وفاته ودفنه ﷺ، حديث: ١٩٣٧)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیوں کہ یہ ایسا دن ہے جس میں فرشتے میری بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک وہ میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے، حضرت ابو درداء بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ ﷺ!) آپ کے وصال کے بعد؟ فرمایا: وصال کے بعد بھی (یعنی میری بارگاہ میں تمھارا درود پیش ہوتا رہے گا) بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیا جاتا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ - وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ - عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. (الصحيح لمسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسىٰ عليه السلام، ج:٢، ص:٢٩٨، مجلس البركات)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، حضرت ہداب کی روایت کے مطابق سرخ ٹیلے کے پاس سے میں گزرا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

"الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون"

(مسند أبي يعلى، حديث: ٣٣٣١ و مسند البزار)

ترجمہ: انبیاے کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ انبیاے کرام علیہم السلام بعد وصال حج و عمرہ بھی فرماتے ہیں تو اس کا ثبوت بھی احادیث کریمہ سے ہے۔

مسلم شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ. قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ. ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى. فَقَالَ: أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ. قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - عَلَى

نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي. قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ هُشَيْمٌ: يَعْنِي لِيفًا. (الصحيح لمسلم، کتاب الإیمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السموات، وفرض الصلوات، ج:۱، ص:۹٤، مجلس البرکات)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ وادی ازرق کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے عرض کی: (یا رسول اللہ ﷺ!) یہ وادی ازرق ہے، پھر آپ نے فرمایا: گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گھاٹی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تلبیہ کہہ رہے ہیں، پھر آپ ﷺ "ہرشا" نامی پہاڑ پر تشریف لائے تو پوچھا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہرشا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت یونس بن متّیٰ علیہ السلام کو سرخ رنگ کی گھنگریالے بالوں والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، جس کی لگام کھجور کی چھال کی ہے، اور آپ اونی جبہ زیب تن کیے ہوئے تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی کتاب "المستدرک علی الصحیحین" میں نقل کرنے کے بعد فرمایا:

"هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه"

یہ حدیث امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔ (المستدرک علی الصحیحین مترجم، کتاب القرآن، ج:۳، ص:۲۵۴، حدیث:۳۳۱۳، شبیر برادرز، لاہور)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ فِي هَذَا الْوَادِي مُحْرِمًا بَيْنَ قِطْوَانِيَّتَيْنِ. (المعجم الکبیر للطبرانی، ج:۱۰، ص:۱٤۲، حدیث: ۱۰۲۵۵، دار الکتب العمیہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اس وادی میں دو قطوانی چادروں میں حالت احرام میں دیکھ رہا ہوں۔

عن عطاء مولى أم حبيبة قال: سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول الله ﷺ: ليهبطن عيسى ابن مريم حكماً عدلاً وأماماً مقسطاً وليسلكن فجًا حاجًا أو معتمراً أو بنيتهما وليأتين قبري حتى يسلم علي ولأردن عليه. يقول أبو هريرة: أي بني أخي! إن رأيتموه فقولوا: أبو هريرة يقرئك السلام.

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذه السياقة. (المستدرك على الصحيحين مترجم، سابقہ انبیا و مرسلین کے واقعات، ج:۳، ص:۷٤۹، حدیث: ٤۱٦۲، شبیر برادرز، لاہور)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ضرور عادل، فیصلہ کرنے والے اور منصف امام بن کر اتریں گے اور وہ حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے آبلہ پائی کر کے، میری قبر پر ضرور آئیں گے، مجھے سلام کریں گے اور میں انہیں ضرور جواب دوں گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اگر آپ کو ان کی زیارت کی سعادت نصیب ہو تو ان سے عرض کرنا کہ ابوہریرہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند سے نقل نہیں کیا۔

ائمہ و محدثین کی تصریحات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی بلندی درجات اور عبادت سے لطف اندوز ہونے کے لیے حج و عمرہ کرتے ہیں۔

امام نووی علیہ الرحمہ "المنهاج شرح صحيح لمسلم بن الحجاج" میں رقم طراز ہیں:

فَإِنْ قِيلَ: كَيْفَ يَحُجُّونَ وَ يُلَبُّونَ وَهُمْ أَمْوَاتٌ وَهُمْ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ وَلَيْسَتْ دَارَ عَمَلٍ؟ فَاعْلَمْ أَنَّ لِلْمَشَايِخِ وَفِيمَا ظَهَرَ لَنَا عَنْ هَذَا أَجْوِبَةً: أَحَدُهَا أَنَّهُمْ كَالشُّهَدَاءِ بَلْ هُمْ أَفْضَلُ مِنْهُمْ وَالشُّهَدَاءُ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يَحُجُّوا وَ يُصَلُّوا كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ وَأَنْ يَتَقَرَّبُوا إِلَى اللهِ تَعَالَى بِمَا اسْتَطَاعُوا لِأَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا قَدْ تُوُفُّوا فَهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي هِيَ

دَار الْعَمَل حَتّٰی إِذَا فَنِیَتْ مُدَّتھا وَتَعقَّبَتْھَا الآخِرَة الَّتِی ھِیَ دَار الْجَزَاء اِنْقَطَعَ الْعَمَل. الْوَجْه الثَّانِی أَنَّ عَمَل الآخِرَة ذِکْر وَدُعَاء قَال الله تَعَالَیٰ: [دَعْوَاھُمْ فِیھَا سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیھَا سَلَام] (الصحیح لمسلم، کتاب الإیمان، باب الإسراء برسول اللہ ﷺ إلی السموات، وفرض الصلوات، ج:۱، ص:۹۴، مجلس البرکات)

ترجمہ: اگر کوئی سوال کرے کہ انبیاے کرام علیہم السلام انتقال فرمانے کے بعد کیسے حج ادا کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں؟ جب کہ وہ دارِ آخرت میں ہیں اور دارِ آخرت دار العمل نہیں بلکہ دار جزا ہے۔ تو امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سنو! اس سوال کے مشائخ عظام اور جو مجھے ظاہر ہوا ہے چند جواب ہیں:

(۱) انبیا علیہم السلام شہدا کی طرح ہیں؛ بلکہ ان سے بھی افضل ہیں، جب شہدا اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں تو انبیاے کرام علیہم السلام کا حج ادا کرنا اور نماز پڑھنا بعید نہیں، جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ انبیاے کرام اپنی حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں اگر چہ وہ وفات پا چکے ہیں تاہم وہ اس دنیا میں جلوہ گر ہیں جو کہ دار العمل ہے یہاں تک کہ جب دنیا فنا ہو جائے گی اور اس کے بعد وہ آخرت آئے گی جو دار جزا ہے تو ان کا یہ عمل منقطع ہو جائے گا۔

(۲) آخرت کے اعمال ذکر و اذکار اور دعائیں ہیں جیسا کہ ارشاد باری ہے:

"دَعْوَاھُمْ فِیھَا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیھَا سَلامٌ وَآخِرُ دَعْوَاھُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"

(سورہ یونس:۱۰)

ان کی دعا اس (جنت) میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں کو سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا۔ (کنز الایمان)

حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ رقم طراز ہیں:

إنه لم یقل أحد أن قبورھم علیھم السلام خالیة عن أجسادھم وأرواحھم غیر متعلقة بأجسامھم لئلا یسمعوا سلام من یسلم علیھم، وکذا ورد أن الأنبیاء علیھم السلام یلبون ویحجون، دنینا ﷺ أولی بھذه الکرامات. (جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ج:۲، ص:۳۰۰، مطبوعہ مصر)

ترجمہ: بے شک کسی نے یہ نہیں کہا کہ انبیا علیہم السلام کی قبریں ان کے جسموں سے خالی ہیں اور ان کی ارواح کا ان کے جسموں سے کوئی تعلق نہیں اور جو کوئی ان پر سلام پیش کرتا ہے وہ اسے نہیں سنتے۔

تو ایسا ہی انبیاے کرام علیہم السلام کے بارے میں آیا ہے کہ وہ تلبیہ کہتے اور حج ادا کرتے ہیں۔ تو ہمارے نبی ﷺ کے لیے یہ کرامتیں بدرجہ اولیٰ ثابت ہیں۔

علامہ سید یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ الربانی فرماتے ہیں:

أن الأنبیاء علیھم السلام یسیرون فی الکون بأشباحھم وأرواحھم، ویحجون و یعتمرون متی أذن الله تعالیٰ لھم فی ذلك کما کانو أحیاءً. (جواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ، ج:۲، ص:۱۳۰، برکات رضا، پور بندر، گجرات)

ترجمہ: انبیاے کرام علیہم السلام اپنے جسموں اور روحوں کے ساتھ عالم میں سیر کرتے ہیں اور حیات ظاہری کی طرح وصال کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے حج و عمرہ ادا کرتے ہیں۔

اسی کتاب میں علامہ امام نور الدین حلبی کے رسالہ: "تعریف أھل الإیمان بأن محمداً ﷺ لایخلو منه زمان ولا مکان" کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

والذی أراده أن جسده الشریف لایخلو منه زمان ولامکان، ولامحل ولا إمکان، ولاعرش ولا لوح، ولاکرسی ولاقلم، ولابر ولابحر، ولاسھل ولاوعر، ولا برزخ ولا قبر، کما أشرنا إلیه أیضاً، وأنه إمتلأ الکون الأعلیٰ به کإمتلاء الکون الأسفل، وکإمتلاء قبره به، فتجده مقیماً فی قبره، طائفًا حول البیت، وقائماً بین یدی ربه لأداء الخدمة. (جواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ، ج:۲، ص:۱۲۳، برکات رضا، پور بندر، گجرات)

ترجمہ: میرا اذعان و اعتقاد ہے کہ حضور ﷺ کے جسد اطہر

سے نہ تو زمان خالی ہے نہ مکان، نہ محل نہ امکان، نہ عرش نہ لوح، نہ کرسی نہ قلم، نہ بحر نہ بر، نہ نرم زمین نہ سخت، نہ برزخ نہ قبر، اس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں اور حضور اقدس ﷺ نے کائنات کو بھر دیا ہے اعلیٰ کو بھی ادنیٰ کو بھی اور قبر کو بھی یہی وجہ ہے کہ آپ قبر انور میں رونق افروز ہیں بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور اپنے رب کے حضور عبادت میں مصروف ہیں۔

علامہ زرقانی فرماتے ہیں:

"وفی الفتاوی ارملیة: الأنبياء والشهداء والعلماء لايبلون، والأنبياء والشهداء يأكلون فی قبورهم و يشربون،و يصلون،و يصومون، ويحجون، واختلف هل ينكحون نساءهم، أم لا؟ و يثابون علی صلاتهم وحجهم، ولا كلفة عليهم فی ذلك، بل يتلذذون، وليس من قبيل التكليف، لأن التكليف إنقطع بالموت، بل من قبيل الكرامة لهم ورفع درجاتهم بذلك.(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنيه،ج:۷، ص:۳۴۹، الفصل الرابع ما اختص به ﷺ من الفضائل والكرامات، دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان)

ترجمہ: علامہ زرقانی نے فرمایا کہ فتاویٰ رملیہ میں ہے: انبیا، شہدا، علما کے اجسام بوسیدہ نہیں ہوتے ہیں، انبیا اور شہدا اپنی اپنی قبروں میں خوردو نوش کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں۔ اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے آیا کہ اپنی بیویوں سے نکاح کرتے ہیں یا نہیں؟ اور انہیں نماز اور حج کی ادائیگی پر ثواب دیا جاتا ہے۔ اور اس میں انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ بطور تلذذ ان افعال کو کرتے ہیں (اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں) حالاں کہ وہ ان چیزوں کے مکلف ہیں؛ کیوں کہ وصال کی وجہ سے تکلیفِ عمل کا رشتہ منقطع ہو گیا ہے، بلکہ یہ ان کی کرامت اور بلندی درجات کے قبیل سے ہے۔

اور اس کتاب میں دوسرے مقام پر ہے:

"وقد ثبت أن الأنبياء عليهم السلام يحجون و يلبون. فإن قلت: كَيْفَ يَحُجُّونَ وَ يُلَبُّونَ وَهُمْ أَمْوَاتٌ وَهُمْ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ وَلَيْسَتْ دَارَ عَمَلٍ؟

الجواب: أَنَّهُمْ كالشهداء، بل أفضل منهُمْ، والشهداء أحياء عند ربهم يرزقون فلا يبعد أن يحجوا و يلبوا و يصلوا". (بتفصيل سابق، ص:۲۴۵)

ترجمہ: امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ بے شک یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام حج کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ انبیائے کرام علیہم السلام وفات پا چکے ہیں اور وہ اخروی گھر میں ہیں نا کہ دار عمل میں تو وہ کیسے حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا حال شہدا کی طرح ہے بلکہ ان سے بھی افضل ہے جب شہدا اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں انہیں ان کے رب کے یہاں رزق دیا جاتا ہے تو اگر انبیا کرام علیہم السلام حج کریں، تلبیہ کہیں اور نماز پڑھیں تو اس میں کیا مقام عجب ہے!

رہا یہ سوال کہ اخروی گھر میں دنیوی اعمال مثلاً روزہ، نماز، حج و عمرہ وغیرہ کیوں کر وقوع پذیر ہو سکتے ہیں کیوں کہ وہ دار العمل نہیں بلکہ دار جزا ہے تو اولاً اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں یہ سوال وارد ہوتا ہے اسی طرح شہدائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں بھی وارد ہوتا ہے۔ جب شہدائے کرام بنصِ قرآنی باحیات و زندہ ہیں، خورد و نوش کرتے ہیں تو انبیائے کرام علیہم السلام جو ان سے کروڑ ہا درجے افضل ہیں، اگر وہ حج و عمرہ ادا کریں تو اس میں کون سا استحالہ و مضایقہ ہے؟

ثانیاً: انبیائے کرام علیہم السلام حج و عمرہ اس لیے نہیں ادا کرتے ہیں کہ ان پر فرض و واجب ہے؛ بلکہ ان افعال سے وہ لطف اندوز ہوتے ہیں اور انہیں ان افعال سے سرور حاصل ہوتا ہے اور حسب استطاعت قرب الٰہی کے طالب ہوتے ہیں یہ حضرات ذکر و دعا کے طور پر ان افعال کو انجام دیتے ہیں۔

احادیث مبارکہ اور ائمہ کرام محدثین عظام کے ارشادات عالیہ سے واضح ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام جس طرح دنیوی زندگی میں روزہ، نماز اور حج و عمرہ ادا کرتے تھے اسی طرح اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی رب ذوالجلال کے اذن و اختیار سے بلندیِ درجات اور عبادت سے لطف اندوز ہونے کے لیے حج و عمرہ ادا کرتے اور حسب قدرت قرب الٰہی کے طالب ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆